انقلابی نظریات اور پیغمبرِ انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم

از: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ العالی

انقلاب کسے کہتے ہیں؟ انقلاب کیسا ہونا چاہیے؟ اور کیسے آئے گا؟ بہت اہم سوالات ہیں۔آج ساری دنیا میں انقلاب لانے؛ بلکہ ''برپا'' کرنے کے لیے مختلف سیاسی و مذہبی جماعتیں اورتحریکات معرضِ وجود میں آرہی ہیں۔عموماً اسلامی ممالک میں؛ جب کہ پاکستان میں خصوصاً انقلاب کا نام زبان زدِ عام ہوگیا ہے۔

انقلاب کہتے ہیں کسی قوم کے دماغ اورقلوب کا ایک حالت سے نکل کر دوسری حالت میں بدل جانا۔اورانقلاب ایسا ہونا چاہیے کہ قوم سے معاشرتی برائیوں کا عنصر نکل جائے اوراچھائی کا عنصراس کی جگہ لے لے۔

تیسرا سوال سب سے اہم ہے کہ یہ انقلاب کیسے آئے گا؟اس بارے میں تاریخ کےاوراق میں پھیلی ''داستانِ انقلاب'' کوسمیٹا جائے تو چند نظریے سامنے آتے ہیں۔

پہلا نظریہ:

کسی نے تنگ دستی افلاس اور بھوک مری کو بڑھتا ہوا دیکھا تو اس نے اسبابِ دولت کی فراہمی کونقطۂ انقلاب قرار دیا اور یہ کہا کہ دولت کماؤ اور ہر جائز وناجائز، حلال وحرام کی قیود سے بالاتر ہوکرخواہ سودی نظام سے ہو یا رشوت خوری سے، طریقۂ آمدنی کی پرواہ کیے بغیر دولت کما کر مفلوک الحال اوربے بس انسانیت کی بھوک کومٹانا ہی اس وقت کا ''حقیقی انقلاب'' ہے۔

دوسرا نظریہ:

جہالت اور جدید ٹیکنالوجی وعلوم وفنون سے دوری ہمیں بہ حیثیت قوم پیچھے دھکیل رہی ہے؛ لہٰذا ایسے انقلاب کی راہ ہموار کی جائے کہ سب لوگ تعلیم یافتہ ہوں۔ہاں اس کی پرواہ بھی نہ کی جائے کہ معیارِ تعلیم کیسا ہو؟ بنیادی اکائی توحید خداوندی سے الگ تھلگ رہ کر بھی تعلیم وتعلّم کا تاج

سر پر سجایا جاسکتا ہے اور نبوت ورسالت کی راہنمائی لیے بغیر بھی؛ بلکہ ان سے مخالفت کرکے بھی ”مخلوط نظامِ تعلیم“ عام کیا جائے؛ تاکہ انقلاب کا یہ عمل تشنہ نہ رہ جائے۔

تیسرا نظریہ:

اصل درپیش مسئلہ تو غلامی ہے جب تک آزادی ہر طرح کی آزادی اور ہر قاعدے اور ضابطے سے آزادی حاصل نہ کرلی جائے، انقلاب کی روح رونما نہیں ہوسکتی؛ لہٰذا حریت اور آزادی کی مالا پہنے بغیر ”حقیقی انقلاب“ کبھی نہیں آسکتا؛ اس لیے بلا امتیاز اچھے اور برے حکمرانوں سے ٹکرا کر اپنی آزادی حاصل کرو اور ”میں نہیں مانتا“ کا اصول ہر منصف اور جابر حکمران کے سامنے کہہ ڈالو۔

چوتھا نظریہ:

انقلابی مفکرین کے گروہ اختلاف وافتراق کو قوم کی ذلت اور پسماندگی کا سبب بتلارہے ہیں اور اس مسئلے کو حل کیے بغیر کسی صورت میں قوم کو انقلاب کی معنویت سمجھانے سے قاصر ہیں۔ ان کے ہاں اتحاد ویکجہتی اور اتفاق کی فضا ہموار کرنا ہی اصل انقلاب ہے، بھلے وہ اتحاد کسی سے بھی ہو... دین دشمن سے ہو یا انسانیت کے دشمن سے؛ بس سب سے بنا کر رکھنے میں ہی انقلاب کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔

یہ سب اپنی جگہ! بھوک وافلاس کو ختم کرنا ضروری ہے، جہالت اور جدید علوم سے دوری کی خلیج کو پاٹنا بھی بے شک مناسب ہے، غلامی کی زنجیروں کو توڑنا بھی لازمی ہے اور اختلاف وافتراق کی دبیز چادر کو پھاڑنا بھی ضروری ہے۔

لیکن کیسے؟

پیغمبرِ انقلاب ﷺ نے إِنِّي رَسُوْلُ اللهِ! کا عالمگیر نعرہ لگا کر قرآنِ کریم جیسا ابدی دستور تھامے فاران کی چوٹیوں پر لوگوں کو یہ خطاب نہیں فرمایا تھا کہ تمہیں بھوک وافلاس نے تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے، تنگ دستی تمہیں ناکامی کی دلدل میں اتار رہی ہے؛ لہٰذا دولت کماؤ خوب کماؤ جائز وناجائز طریقِ کار کو اپنا کر کماؤ سود اور رشوت سے مت گھبراؤ؛ بس اپنی زندگی کا مقصد دولت کا حصول رکھو۔

اور نہ ہی پیغمبرِ انقلاب نے جدید علوم وفنون کی تعلیم کے لیے مخلوط ادارے کھولے۔ نہ ہی آپ نے تعلیم کے نام پر صنفِ نازک کے سر سے حیا وعفت اور پاک دامنی وپاک بازی کے آنچل

کو سر کا یا۔ آزادی کی آڑ میں پیغمبرِ انقلاب کی تعلیمات میں کہیں یہ نہیں ملتا کہ بس غلامی کے طوق کو اتار پھینکنے سے تمہاری آخرت سنور جائے گی اور بس!

اتحادِ ملل کے لیے کفار نے یہ منصوبے بھی آپ تک بہم پہنچادیے کہ ایک دن تم ہمارے خداؤں کی عبادت کرو اور ایک دن ہم تمہارے خدا کی عبادت کر کے اتحاد و اتفاق کی مثال قائم کرتے ہیں۔ آپ ہی بتلادیں کہ کیا پیغمبرِ انقلاب نے اُن کی اِن شرائط کو قبول فرمالیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں؛ بلکہ عملاً فرمایا کہ جس کام کے کرنے کا میں حکم دوں اسے کرو اور جس سے روکوں اس سے باز آجاؤ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یہ انسانی اور حقیقی انقلاب کی روح اور اساس ہے۔

اسی اساس پر آج اصلی اور حقیقی انقلاب کی تعمیر ہوسکتی ہے۔ پھر تاریخ شاہد ہے کہ اس انقلاب کو بارآور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک ایسی جماعت دی جس نے ہر میدان میں پیغمبر ﷺ کے انقلابی مشن کو جان پر کھیل کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انقلاب لانے والوں کے لیے آقائے نامدار ﷺ کی سیرت و کردار اور صحابہؓ جیسی اطاعت و فرمانبرداری آج بھی لائحہ عمل ہے، جو اپنائے گا وہ انقلاب لائے گا اور جس کی زندگی میں سنت کی مہک نہ ہو وہ انقلاب، انقلاب کے نعرے لگا کر اپنا اور قوم کا وقت ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مال و متاع کا بھی نقصان کرے گا، جیسا کہ آج تمہارے سامنے ہورہا ہے۔

❁ ❁ ❁